

ایک تم کے اخلاق اور خریدیاں
پیدا ہوتی ہیں۔

لیکن آیات میں ان کفار
قریش کی حالت بیان ہوتی ہے
جو علایہ آخوت کو جھلاتے تھے
جن کا کروار یہ تھا کہ وہ قیمتوں کو
دھکے دیتے تھے ان کے بغل کی
انجیا یعنی کہ سکین کی خدمت خود
تو کرتے تھے دوسروں کو بھی
اس کا خیر کی ترغیب نہ دیتے
تھے۔

بھر ان نماز پڑھنے والوں
کے لیے بلاکت ہے جو اپنی
عمارت سے بے خبر ہیں جو
ریا کاری کی نماز پڑھتے ہیں اور
ان کے بغل کا یہ حال ہے کہ
معمولی برٹھے کی چیز اگر کوئی
ماں گ بیٹھے تو انہیں دینے کا
حوالہ نہیں ہوتا۔

سُورَةُ الْكَوْثَرٍ
یہ کی سورۃ ہے جسے بیان و وقت
نازل ہوئی جب کہ آپ کی
دعویٰ کامیاب ہونے کے آثار
نتھیٰ اور خافضن یہ باور کر رہے
تھے کہ اب یا جلد اس دعویٰ
کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ اس سورۃ
میں ضرور تھی کوئی کوشش کے عطا

يَحْضُّ	عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ	فَوَيْلٌ
يَحْضُّ	عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ	فَوَيْلٌ
تَرْغِيبٌ دَلَاتِهِ	كَمَانَاكْلَانَے	مُسْكِينٌ كُو
		بَهْرٌ
		جَاهِيَّةٍ
		كَمَانَاكْلَانَے كَلِيَّہ (لوگوں کو) تَرْغِيبٌ نہیں دیتا۔ جو ایے کمَانَاكْلَانَے کے لیے (لوگوں کو) تَرْغِيبٌ نہیں دیتا۔

لِلَّهِ الصَّلِيلُنَّ لَا إِلَهَ يُنَزِّلُهُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

لِلَّهِ الصَّلِيلُنَّ	الَّذِينَ هُمْ	عَنْ	صَلَاتَهُمْ	نِمَاءً
لِلَّهِ الصَّلِيلُنَّ	الَّذِينَ هُمْ	عَنْ	صَلَاتَهُمْ	نِمَاءً

نِمَاءً نِمَاءً کی خانی ہے جو نِمَاء کی طرف سے غافل رہتے

سَاهُونَ لَا إِلَهَ يُنَزِّلُهُمْ يَرَأُونَ

سَاهُونَ	الَّذِينَ هُمْ	يَرَأُونَ
سَاهُونَ	الَّذِينَ هُمْ	يَرَأُونَ

سَاهُون سَاهُون ریا کاری کرتے ہیں۔ جو لوگوں کے

غافل ہیں۔ جو ریا کاری کرتے ہیں۔

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

وَيَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ	وَ
وَيَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ	وَ

وَيَمْنَعُونَ وَيَمْنَعُونَ اور برٹھے کی چیزیں عاری نہیں دیتے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو ہذاہم برنا نہیا ہے تم والا ہے۔

أَفَعَالٌ يَحْضُّ: وہ ابھارتا ہے ترغیب دلاتا ہے اس کا تھا ہے حضُّ (کسی کام پر اکسا) سے مضارع واحد غائب مذکور حضُّ۔

يُرَآءُونَ: وہ ریا کرتے ہیں ریا کاری کرتے ہیں (معاملہ) غراء اہ سے مضارع جمع غائب مذکور۔ **يَمْنَعُونَ**: وہ منع کرتے ہیں ناگے سے نہیں دیے ہم نے میں سے مضارع جمع غائب مذکور منع۔

إِسَاءَ الْمُصَلِّيُّنَ: نِمَاءِي مُصَلِّي واحد اس فاعل۔ **سَاهُونَ**: جو لوگ دلائے بے خبر غافل سَاهِ واحد سَهْو (غافل ہونا / بھولنا) سے اس

فاعل۔ **الْمَاعُونَ**: چھوٹی چھوٹی چیزیں جو روز مرہ استعمال میں آتی ہیں مثلاً چھری، ہانڈی وغیرہ۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

إِنَّا	أَعْطَيْنَا	كَ	الْكَوْثَرَ	فَ	صَلِّ	لِ رَبِّكَ
پیکھ نے	عطائی	آپ کو	کوڑ	پس	نمایز پڑھا کریں	لیے پروردگار اپنے (اے جہاں) ہم نے تم کو کوڑھ عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو

وَإِنَّ رَبَّهُ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

وَ	إِنْخَرُ	إِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الْأَبْتَرُ
اور	قریانی کیا کریں	پیکھ	دشمن آپ کا	وہی	بے نام و نشان / بے اولاد ہے گا اور قریانی کیا کرو کچھ مٹک نہیں کہہ راؤ جن ہی بے اولاد ہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سُجْنُ الْكُفَّارِ فِي مَكَّةِ مُحَمَّدٌ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو امامہ بان نہیا ہت رحم والا ہے۔

قُلْ يَا يٰهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا

قُلْ	يَا يٰهَا	الْكٰفِرُوْنَ	لَا	أَعْبُدُ	مَا
کہہ دیجئے	اے	کافرو	نہیں	میں عبادت کرتا ہوں	جن کی (اے پیغمبر اے ان مکران اسلام سے) کہہ دو کرے کافرو! جن (بتوں) کوٹ پوچھ جتھے ہو

تَعْبُدُوْنَ ۝ وَ لَا أَنْتُمْ عَبْدُوْنَ مَا

تَعْبُدُوْنَ	وَ	لَا	أَنْتُمْ	عَبْدُوْنَ	مَا
تم عبادت کرتے ہو	اور	نہ	تم	عبادت کرتے ہو	جس کی ان کوئی نہیں پوچھا در جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت

اعمال: اَعْطَيْنَا: ہم نے دیا/ عطا کیا اَعْطاء: میں بھی جمع مکمل۔ صَلِّ: نماز پڑھ نصیلیت سے امر واحد حاضر
نَذِيرَ الْحَرَقَ: تقریانی کرو اوقت ذبح کر نہیں (گلے میں چوت لگانا/ ذبح رنا) سے امر واحد حاضر کر کر نہیں۔
اخہد: میں عبادت کرتا ہوں (صریح یاد کردہ) میں مشارع واحد مکمل تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کرتے ہوں مشارع جمع حاضر کر کر سکتی۔ گوت حق کے آخری
اتماء: الْكَوْفَةِ: جنت کی ایک نہر کا نام یا حضیر کشہر کوسم کی بھلا نیاں اور نعمتیں۔ شَانِئَ: دشمن آنے کا نام فاعل
(واحدہ مذکور)۔ الْأَبْتَرُ: بے اولاد مکثا، بُشْر (کاشا) سے صفت مہبہ۔

ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے اور
ڈشمنوں کی نکستت کی۔

حضرت ابراہیم کی دفاتر پر
قریش نے بطلیں بجا نہیں کر
اب اس غصہ کا نام ختم ہو جائیگا۔

اس پر فرمایا گیا ہے اے محمد اہم
لے آپ کو خیر کیسرے نوازا ہے
آپ اپنے رب کے محعم کے
مطلوب نمازیں پڑھتے رہیں اور
قریانی دیجئے رہیں آپ کا دشمن
ہی بے نام و نشان رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

یہ سورۃ بھی کی ہے جو ہجرت سے
کچھ عمر صلیل نازل ہوئی (جبرا
بعض روایات کی رو سے ابتدائی
دور میں)۔ حق و باطل کی تکالیف
میں ایک منزل یہ بھی آتی ہے کہ
باطل کی طرف سے مصالحت اور

سودے بازی کی چیز کش ہوتی
ہے۔ باطل کے ساتھ کچھ لوگ
ایسے ہوتے ہیں جو اپنے مستقل
حوالہ نہیں رکھتے بلکہ کچھ مفادات
کچھ خواہشیں اور روایات انہیں
باطل سے الگ نہیں ہوتے ویتن۔

ایسے لوگوں کی کوشش ہوتی ہے
کہ حق کے ساتھ کوئی مصالحت
کی راہ لکل آئے۔ حق ایک
مضبوط بنیاد پر قائم ہوتا ہے وہ

مالک کائنات کی ترجیحی کرتا
ہے، نہیں کوئی سودے بازی نہیں
ہو سکتی۔ گوت حق کے آخری

دور میں کچھ ایسی ہی صورت پیدا
ہو گئی تھی قریش کے کچھ مردار

اس محالہ میں بیش پیش تھے اور
دوسرا طرف قلم و زیادتی کا بازار
بھی گرم تھا۔

چنانچہ اس دور میں اللہ نے یہ
سورہ نازل کی اور یہ کفر کی ان
چالوں کو نکام بنانے کیلئے آخری
اعلان برائت ہوا کہ تم اپنی راہ لوہم

اپنے راستے پر جلیں گے۔ یہاں
کافر کا لفظ الکار کرنے والے
کے معنی میں ہے اس لیے یہاں
اُسے کافر کہہ کر بات شروع کی

گئی ہے۔ دین حق اپنی جگہ مکمل
وستور حیات ہے کفر و اسلام
میں اتحاد ممکن نہیں لہذا کافروں
کو صاف کہدا گیا کہ تو یہ کہ
علیہ داروں کا راستہ الگ اور

مشرکوں کا راستہ الگ۔ تم کبھی یہ
نہ سمجھو کر تم کبھی تمہارے جھوٹے
معبدوں کی عبادت کریں گے

اور شہم کو ماید ہے کہ تم خالص
اللہ کی عبادت کرو گے۔ تمہارا
دین تمہیں میراں میں اپنے
دین پر قائم ہوں۔ تمہارے ساتھ
کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

سُورَةُ النَّصْرِ
یہ دوسری سورۃ ہے اور قرآن مجید کی
آخری سورۃ ہے یہ جو احوال

کے موقع پر یا مתרقی کے وسط
میں بمقام نیز نازل ہوتی۔ اس
کے بعد حضور ﷺ اپنی اونٹی
پر سورہ کو راجنا مشہور خطبہ ارشاد
فرمایا۔ اس کا موضوع یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بتایا کہ
جب عرب میں اسلام کی فتح ہو

أَعْبُدُ ۝ وَلَا۝ أَنَا۝ عَابِدُ مَا۝ عَبَدْتُم۝ لَا۝

أَعْبُدُ	وَلَا۝	أَنَا۝	عَابِدُ	مَا۝	عَبَدْتُم۝
میں عبادت کرتا ہوں	اور نہ	میں	عبادت کرنے والا ہوں	جن کی	تم نے عبادت کی
نہیں کرتے۔ اور (میں پھر کرتا ہوں کہ) جن کی تم پر شکر کرتے ہو ان کی میں پر شکر کرنے والانہیں ہوں					
وَلَا۝ أَنْتُم۝ عَبِيدُونَ مَا۝ أَعْبَدُ ۝ لَكُم۝	وَلَا۝ أَنْتُم۝	عَبِيدُونَ	مَا۝	أَعْبُدُ	لَكُم۝
اور نہ تم اس کی بندگی کر شو لے (علوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں) تم اپنے	تم	عبادت کرنے والے ہو	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لیے
اوڑا ہو۔					
دین پر میں اپنے دین پر۔					

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنٍ ۝

دِيْنُ	كُمْ	وَ	لِيَ	دِيْنٍ	دِيْنُ
دِيْن	كُمْ	وَ	لِيَ	دِيْنٍ	دِيْنُ
دین	تمہارا	اور	میرے لیے	میرادین	دین
دین پر میں اپنے دین پر۔					

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بان نہیا بیت رحم و اللہ ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ ۝

إِذَا	جَاءَ	نَصْرُ	اللَّهِ	وَ	الْفَتْحُ
جب	جب	آپنی	اللہ کی	مد	فتح
جب اللہ کی مدد آپنی اور فتح (حاصل ہو گئی)					

اعمال: عَبَدْتُمْ: تم نے عبادت کی؛ (جسکی) تم عبادت کرتے ہوئے جس حاضر نہ کر عبادت یعنی عبادۃ۔

اسماء: عَابِدُوْنَ: عبادت کرنے والے عبادہ سے اس فاعل عَابِدُ واحد لیے: (ل. ی) میرے لیے ل حرف

جزئی ام میر واحد حکم۔ دِيْنِ: (اصل میں دِيْنِی) میرادین دین مضافی (میر واحد حکم) مضاف الیہ

محذوف۔ نَصْرُ: مدد مکننا مصدر۔ فَتْحُ: کامیابی / فتح، کامیاب ہونا / غلب حاصل ہونا، کھونا، مصدر۔

الله تعالیٰ نے حضور کو یہ بتایا کہ

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَذْخُلُونَ فِي

فِي	يَذْخُلُونَ	النَّاسَ	رَأَيْتَ	وَ
اور	دِيكھا آپ نے	لوگوں کو	داخل ہو رہے ہیں	میں
اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کے				

دِيْنُ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۚ فَسِيْحٌ بِحَمْدِ

دِيْنُ اللَّهِ	أَفْوَاجًا	فَ	سِيْحٌ	بِ	حَمْدٍ
دین	اللہ کے	فوج دروج	پس	آپ تجھ کریں	ساتھ حمد اثنا عشر یت کے
دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ					

رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرَةً إِلَّا هُوَ كَانَ

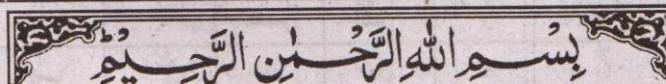
رَبِّكَ	وَ	إِسْتَغْفِرَةً	هُوَ	إِنَّهُ	كَانَ
پروردگار اپنے کی	اور	مغفرت مانگیں	اس سے	پیش کرو	ہے
تباہ کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ پیش وہ معاف					

تَوَابَأً ۖ

تَوَابَا

توبہ کرنے والا

کرنے والا ہے۔



شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: يَذْخُلُونَ: وہ داخل ہوتے ہیں / ہو رہے ہیں / دخوں سے مفارع جمع غائب مذكر / يَذْخُلُ / إِسْتَغْفِرُ: مغفرت مانگ،

معافی مانگ / إِسْتَغْفَارٌ: امر واحد حاضر مذکور۔

اسماء: تَوَابًا: بڑا توبہ کرنے والا / مبالغہ کا صیغہ / اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے۔

جائے اور لوگ دین میں فوج در

فوج داخل ہونے لگیں تو ان

کا مطلب ہو گا کہ وہ کام کمل ہوا

جس کیلئے آپ دیکھیں تشریف

لائے تھے۔ اسکے بعد حضور ﷺ

ہوا کہ آپ اللہ کی حمد اور تسبیح

کرنے میں مشغول ہو گئیں

اسے فضل و کرم سے اقا بردا کام

انجام دینے میں کامیاب ہوئے

اور اللہ سے دعا فرمائیں کہ اس

خدمت میں اگر کوئی بھول چک

یا کوتاہی ہوئی تو وہ اس کو معاف

کرو۔

اس سورہ میں یہ بات واضح

ہوئی کہ جب اللہ کی مدد اور فتح

آئے اور لوگ فوج در فوج دین

میں داخل ہوں تو اپنے اللہ کی تسبیح

پڑھو اور اسی سے بخشش مانگو وہ

برداہی معاف کرنے والا ہے۔

سُورَةُ الْلَّهُبَ (الْمَسَد)

یہ کی سورہ ہے یہ اس وقت نازل

ہوئی جب حضور ﷺ مخالفت

کھل کر ہونے لگی اور الیاہب کا

رویہ عداوت میں حد سے گزیا۔